اشاعت خاص

Daily DIN

پاکستان کب تک موروثی سیاست کے گرداب میں پھنسا رہے گا؟

سیاستدان اپنے نااہل بچوں کو سیاست میں لانے کی شعوری کوشش کرتے ہیں

سہیل احمد لون

عظیم فلسفی اور مورخ ابن خلدون کے نزدیک جس طرح انسان بچپن، جوانی اور ضعیفی کے مدارج سے گزرتا ہے۔اسی طرح قومیں بھی ان مراحل سے گزرتی ہیں اور یہ مدارج عموماً تین نسلوں میں طے ہوجاتے ہیں۔قوموں کے عروج کے بعد قوموں کی ضعیفی یا زوال لازمی ہے لیکن اس کی وجہ ذہنی انتشار بھی ہے اور معاشی کشمکش بھی۔قوموں کے عروج ،سالمیت اور فلاح کی بنیاد "عصبیت" پر رکھی گئی ہے۔عصبیت سے مراد وہ قوت ہے جو کسی قوم میں محبت، یگانگت اور یک جہتی کے شدید احساسات پیدا کر کے اسے منظم رکھتی ہے۔اس عصبیت کو قائم رکھنے میں مذہب اور دیگر فکری اور تہذیبی عناصر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔تاہم کچھ معاشی اسباب ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے قوم کی عصبیت متاثر ہوتی ہے۔جب کسی قوم کا برسر اقتدار گروہ ملک کے بیشتر وسائل پر قبضہ کر لیتا ہے تو دیگر طبقات میں بے چینی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ حاکم گروہ کے ساتھ متصادم ہوجاتے ہیں۔اس طرح محنت کش طبقے کی عصبیت حاکم گروہ کی عصبیت سے ٹکرا جاتی ہے۔دونوں کے درمیان عدم تعاون شروع ہو جاتا ہے۔یوں بحیثیت مجموعی قوم کی عصبیت یا دوسرے الفاظ میں قوم کی سالمیت پر شدید ضرب پڑتی ہے۔جس کا نتیجہ قوم کی شکست اور زوال کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔اگر ہم تاریخ کے مختلف ادوار کا جائزہ لیں تو ابن خلدون کے اس نظریے میں صداقت نظر آتی ہے۔برصغیر میں مغلیہ سلطنت نے بھی یہ تینوں ادوار دیکھے۔امیر تیمور، ظہیر الدین بابر کے ابتدائی ادوار کو بچپن اور کیپر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے ادوار کو جوانی سے تعبیر دی جا سکتی ہے جس میں مغلوں کا عروج تھا۔اس کے بعد اورنگ زیب عالمگیر کے دور سے زوال آنا شروع ہو گیا۔یعنی اس قوم کا بڈھاپا شروع ہو گیا۔زوال سے مراد کسی بھی قوم کی وہ حالت ہے جب وہ شکست کی منزل سے گزرنے کے بعد پستی کی اس سطح پر پہنچ جائے جہاں وہ اپنے وجود کے لیے دوسری قوموں کی محتاج ہو جائے۔اس کی خود ارادیت بہت کم رہ جائے۔بیشتر اہم فیصلے کرنے میں دیگر اقوام سے غم و ہدایت حاصل کرنے لے لیے مجبور ہو۔معاشی ، سیاسی اور سماجی حیثیت سے دوسری قوموں کی دست نگر ہو اور اس طرح تخلیقی، علمی اور فنی صلاحیتوں سے تقریباً محروم ہو جائے۔اس سطح پر روحانی اور اخلاقی اقدار کا ذکر کرنا لاحاصل ہے۔کیونکہ ایک زوال رسیدہ قوم، جو اپنی اخلاقی اقدار کی امانت کو زیادہ عرصے تک محفوظ نہیں رکھ سکتی۔اگر ہم ان نشانیوں پر غور کریں تو یہ سب پاکستانی قوم میں موجود ہیں جو سبک رفتاری سے پستی کے منازل طے کرتی ہوئی زوال پزیر ہو رہی ہے۔بدقسمتی سے ہم نے تو عروج سے پہلے ہی زوال میں قدم رکھ دیا ہے ۔اسی خطے میں مغلوں نے ایک عرصہ راج کیا تھا ۔انکے زوال کی جو وجوہات بنیں ان میں سب سے بڑی وجہ معاشی بدحالی تھی۔جو اندرونی اور بیرونی جنگوں کی وجہ سے ظہور میں آئی۔اندرونی جنگیں اکثر اقتدار کے حصول کے لیے لڑیں گئیں کیونکہ انہوں نے جانشین مقرر کرنے کے لیے کوئی واضح قانون نہیں بنایا تھا۔اورنگ زیب عالمگیر کے بعد جانشین کمزور سے کمزور تر ہوتے گئے۔مگر اقتدار کی فاختہ ہمیشہ مخصوص خاندان کے سر پر بیٹھی۔اسی موروثیت کی وجہ سے کچھ اندرونی طاقتوں کا ظہور ہوا اور ساتھ بیرونی طاقتوں کی مداخلت بھی شروع ہوگئی۔افواج بھی اخلاقی پستی کا شکار تھیں جس کی وجہ سے ان کی عظیم سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔اس سونے چڑیا کو فرنگی مچھیرے میں قید کر دیا گیا جس کو آزاد کروانے کے لیے ہمارے بڑوں نے جان کی قربانیاں دیں۔بدقسمتی سے گورے تو اس چڑیا کو آزاد کر گئے مگر جاتے ہوئے کچھ مسٹر براؤن چھوڑ گئے۔جو آج تک اس کے پر نوچ رہے ہیں۔چند خاندانوں پر مشتمل مسٹر براؤنز کا یہ ٹولہ قیام پاکستان سے آج تک کسی نہ کسی طریقے سے غریب عوام کا استحصال کر رہا ہے۔اپنے پاؤں مضبوط کرنے کے لیے مخلص اور دیانتدار لوگوں کو ایوانوں سے فارغ کیا اس کے لیے اگر کسی کو قتل بھی کرنا پڑا تو دریغ نہ کیا اور ضرورت پڑنے پر اپنی طرح کی سوچ رکھنے والوں کو اپنے گروہ میں شامل کیا گیا۔کبھی غریب عوام کو جمہوریت کے نام سے لوٹا گیا، کبھی کوئی بوٹوں والا عوام کو ٹوپی پہنا کر اپنی طلسمی چھڑی گھماتا رہا، کبھی اسلام کے نام سے، بیوقوف بنایا گیا، کبھی روشن خیالی کا جھانسہ دیا گیا تو کبھی مفاہمت کے نام کو بدنام کیا گیا۔مگر اندر سے یہ سب ایک ہی ایجنڈے پر کام کرتے رہے ۔مغلیہ شہزادوں کی طرح خود تو عیاشی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اقتدار کے ایوانوں میں رہنا اپنا حق سمجھتے ہیں چاہے وہ اس کے اہل ہوں نہ ہوں!!مغل شہنشاہ کم از کم جمہوریت کا نعرہ نہیں لگاتے تھے۔ادھر تو حالت یہ ہے کہ ڈکٹیٹر بھی اپنے آپ کو جمہوریت کا علمبردار کہتا ہے۔جب تک صحافت کی قلم ایوان بالا میں بیٹھے لوگوں کی منشاء کی روشنائی سے چلتی رہی لوگوں کو سارے حقائق کا علم نہ تھا۔آج کیمرے کی آنکھ کے آگے حقیقت بتانے والی زبان بھی ہے جو عوام کو موجودہ حالات سے باخبر رکھنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔اب عوام کا کام ہے کہ بار بار کے چلے ہوئے کارتوس پر بھروسہ کرنا ہے یا کسی اور کو موقع دینا ہے۔اس موروثی سیاست نے آج تک پاکستان کو کیا دیا ہے؟دو ٹکڑے تو کر دیا اور باقی کو بیل کر کھا رہے ہیں.....!!!

ے کی کری جانڈے او.....اوئے کی کری جانڈے او؟؟؟

کدی پی پی، کدی لیگی تے..... کدی فوجی

واری واری آئی جانڈے او.....اوئے آئی جانڈے او

اوہا ملک تے کھوا لیا.....

تے باقی نوں رل مل کے کھائی جانڈے او.....کھائی جانڈے او

کی کری جانڈے او.....اوئے کی کری جانڈے او؟؟؟

اندروں او تسی سارے ای اکو.....

تے عوام نوں دکھ کری جانڈے او.....اوئے دکھ کری جانڈے او

آپی رہیندے او تسی بلٹ پروفاں.....

تے عوام نوں ہماں ل مروائی جانڈے او.....مروائی جانڈے او

کی کری جانڈے او

.....اوئے کی کری جانڈے او؟؟

مار کے تسی اسلام دا نعرہ عوام نوں بیوقوف بنائی جانڈے او.....بنائی جانڈے او

اسلام تے امن دا دین اے لوکو غیر کیوں دہشت گردی کروائی جانڈے .....کروائی جانڈے او

کی کری جانڈے او.....اوئے کی کری جانڈے او؟؟؟

کدی پی پی، کدی لیگی تے کدی فوجی

واری واری ائی جانڈے او.....اوئے واری ائی جانڈے او

اب میاں محمد نواز شریف پھر سے پارٹی کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوگئے ہیں۔بلاول زرداری بھی بلاول بھٹو بن کر الیکشن لڑنے اور اپنی باری لینے کا انتظار کر رہا ہے۔ادھر تو زرداری سے بھٹو

> بیٹا وحید مراد کا ہو یا سلطان راہی کا اگر شائقین کو متاثر نہ کر سکے گا تو اس کو بھی کوئی اور کام ڈھونڈنا پڑتا ہے مگر سیاست میں ایسا نہیں ہوتا بس شجرہ نسب سیاسی ہو باقی اہلیت کی پرواکون کرتا ہے

بنا پڑا مگر کچھ تو ایسے ہیں جن کو اپنے نام کے ساتھ شریف، الحی ، گیلانی ، مخدوم وغیرہ لگا دیکھ کر ہی اپنے آپ کو حاکم اعلیٰ تصور کرنا شروع کر دیا ہے۔اگر ان موروثی سیاستدانوں سے اس زمرے میں بات کی جائے تو وہ دنیا کے دوسرے ممالک کی مثالیں دینا شروع کر دیتے ہیں۔حالانکہ کبھی کسی ملک کو موروثی سیاست نے ترقی کے زینے پر نہیں چڑھایا۔بھارت میں بھی گاندھی خاندان کے بعد ہی ترقی کرنا شروع کی ہے۔زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں بھی موروثیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔مثلاً سپورٹس ،فن وثقافت اور فوج وغیرہ میں بھی یہ سلسلہ چلتا ہے۔مگر اس میں جانشین کا ٹیلنٹ اس کو اس مقام پر فائز رکھتا ہے۔اگر کھلاڑی اچھا نہ کھیلے تو چاہے وہ گواسکر کا بیٹا ہو یا عبدالقادر کا تیم میں نہیں ٹک سکتا.....بیٹا وحید مراد کا ہو یا سلطان راہی کا اگر شائقین کو متاثر نہ کر سکے گا تو اس کو بھی کوئی اور کام ڈھونڈنا پڑتا ہے مگر سیاست میں ایسا نہیں ہوتا بس شجرہ نسب سیاسی ہو باقی اہلیت کی پروا کون کرتا ہے؟ملکی معاملات تو ویسے بھی زوال پزیر قوم کے کوئی اور ہی چلاتا ہے۔تو اپنی باری لینے میں کیا حرج ہے؟ کپڑا اپاٹاں ایں مالکاں دا تے توپی دی کی جانی این چھو.....!!اب اس میں قصوروار عوام ہی ہے جو سب کچھ جان کر بھی جان بچانا نہیں چاہتے ۔اسی لیے تو یہ موروثی سیاست دان کھلے عام کہتے ہیں کہ ہم کو جنھوں نے اپنے اوپر مسلط کیا ہے انکو اب برداشت کرنا ہوگا۔

تاریخ آہستہ آہستہ ظلم اور استحصال سے عدل و مساوات کی جانب بڑھ رہی ہے۔انسان میں بعض پوشیدہ صلاحیتیں موجود ہیں جو رفتہ رفتہ ظاہر ہو رہی ہیں۔انسان کو عدل وانصاف کی ضرورت کا احساس زیادہ ہو رہا ہے۔سب انسان ذہنی نشوونما کے اعتبار سے برابر نہیں لیکن ہر انسان کو اس کی صلاحیتوں کو نشوونما دینے کا موقع مساوی طور پر ملنا چاہئے۔یہ صلاحیتیں ، جن کی بنیاد اخلاقی ہے، زیادہ سے زیادہ اجاگر ہو رہی ہیں۔تاریخ کا رخ اسی سمت میں ہے۔انسان زیادہ سے زیادہ روادار اور جمہوریت پسند ہوتا جا رہا ہے۔مشہور فلاسفر کانٹ نے اس ترقی پسند نظریے کی تائید کی تھی۔اس کے مطابق اس عمل کو جاری رکھنے کے لیے کچھ لوازمات پر زور دیا۔اس نے کہا مذہب انسان کے لیے رحمت بن کر آیا ہے۔بقول کانٹ حضرت مسیح نے زمین پر خدائی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی مگر ان کے مقصد کو غلط سمجھا گیا اور ہم پر خدا کی بجائے پادری کی حکومت قائم ہوگئی۔آج اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو کیا ہماری عوام کو اپنی صلاحیتوں کی مساوی نشوونما کا مساوی موقع دیا جا رہا ہے؟ کیا کسی غریب میں سیاسی بصیرت نہیں ہو سکتی؟ کیا ایک عام شہری اقتدار کی ایوانوں میں آ کر ملکی معاملات کو سنوارنے میں مددگار ثابت نہیں ہوسکتا؟ اس ملک میں تو سیاست بھی ایک نشہ بن گیا ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا جا رہا ہے۔اب تو کیمبرائز ڈ جانشینوں کا چہ عالم ہے ان کو قومی زبان تو درکنار قومی ترانہ بھی نہیں آتا۔ایم کیو ایم نے اس موروثی سیاست کے غبارے سے ہوا نکالنے کی کوشش کی ہے۔اگر اسی طرح عمران خان اور دیگر بھی موروثی سیاست کے اس قلعے کا تالہ توڑنے میں کامیاب ہو گئے تو ملک میں ایک انقلابی تبدیلی آسکتی ہے جیسے مغلیہ سلطنت کے زوال کا باعث اندرونی اور بیرونی طاقتیں بنیں تھیں اسی طرح اس موروثی سیاست کا

> زوال سے مراد کسی بھی قوم کی وہ حالت ہے جب وہ شکست کی منزل سے گزرنے کے بعد پستی کی اس سطح پر پہنچ جائے جہاں وہ اپنے وجود کے لیے دوسری قوموں کی محتاج ہو جائے

بھی خاتمہ ممکن ہے۔سوچنے کی یہ بات ہے اس نے آج تک ہم کو کیا دیا؟ ملک کو بلوغت سے سیدھا بڑھاپے میں دھکیل دیا۔ہر دور پہلے سے بدتر لگتا ہے.....!!!

اس میں چند مخصوص خاندانوں کا ہی عمل دخل رہا ہے اور آئندہ کے لیے بھی ان کی منصوبہ بندی جاری ہے۔ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

خاندان بھٹو.....پیر بخش بھٹو، ڈوڈا خان بھٹو، خدا بخش بھٹو، امیر بخش بھٹو، الہی بخش بھٹو، غلام مرتضی بھٹو، رسول بخش بھٹو، سر شاہ نواز بھٹو، ذوالفقار علی بھٹو، سردار وحید بخش بھٹو، ممتاز بھٹو، نصرت بھٹو، بینظیر بھٹو، مرتضی بھٹو، شاہنواز بھٹو، فاطمہ بھٹو، امیر بخش بھٹو، شنوئی بھٹو،

خاندان سومرو.....خان بہادر اللہ بخش سومرو، سردار محمد عثمان سومرو، الحی بخش سومرو، رحیم بخش سومرو، محمد میاں سومرو، بیگم سعیدہ سومرو، محمد خان سومرو، عبدالوحید سومرو، افتخار سومرو، سردار جنید احمد سومرو، ثناء اللہ سومرو،

چوہدری آف گجرات.....چوہدری ظہور الحی، چوہدری شجاعت حسین، چوہدری وجاہت حسین، پرویز الحی، مونس الحی، چوہدری شفاعت حسین،

خاندان جتوئی .....خان بہادر امام بخش جتوئی، میر عابد جتوئی، غلام مصطفے جتوئی، مسرور جتوئی، عبدالحمید خان جتوئی، لیاقت علی خان جتوئی، عبدالقیوم جتوئی، ابراہیم جتوئی

خاندان تالپور.....علی احمد تالپور، میر رسول بخش تالپور، میر حیدر تالپور،

خاندان گبول.....سردار خان بہادر اللہ بخش گبول، عبدالستار گبول، نبیل گبول

خاندان سردار آف ایبٹ آباد.....سردار زین محمد خان، سردار اسلم خان، سردار محمد اسلم، سردار گل زمان، سردار حیدر زمان، سردار گل خطاب خان، سردار یعقوب، سردار ادریس، سردار غلام نبی

خاندان مروت.....حبیب اللہ خان مروت، خان محمد عظیم مروت، محمد یوسف خان مروت، عبیداللہ جان، انور کمال خان مروت، محمد سلیم خان مروت، اختر منیر خان مروت، طارق ہمایوں خان مروت، عابد نواز مروت، خان منصور کمال خان مروت، اسد اللہ خان مروت، ثناء اللہ خان مروت، محمد اکرم خان مروت، ایوب خان مروت، فرید اللہ خان مروت، ڈاکٹر طارق سلیم مروت، عارف اللہ خان مروت، عبدالرشید خان مروت، آصف کمال مروت، راؤف کمال مروت، محمد یوسف خان مروت، خان غلام داود خان مروت، ابراہیم کمال خان مروت، اشتیاق احمد خان مروت، وارث کمال خان مروت، سلمان سلیم مروت

خاندان حیات.....نواب محمد حیات خان، نواب اسلم حیات خان، نواب مظفر علی خان، نواب غلاب خان، نواب غلام خان، سردار مسعود حیات، سردار سر لیاقت حیات خان، سردار سکندر حیات خان، جنرل احسان حیات،

خاندان جونیجو.....جان محمد جونیجو، خان بہادر محمد حیات جونیجو، محمد رسول جونیجو، محمد خان جونیجو، جام صادق علی، سرفراز علی جونیجو، چکر علی خان جونیجو، شاہنواز خان جونیجو، روشن جونیجو

خاندان پٹھان.....صاحبزادہ رضا خان قصوری، خضر حیات خان قصوری، شاہد محمد خان سواتی

خاندان راؤ.....راؤ انیل الرحمان، راؤ عبدل قوی خان، راؤ جہاں زیب، راؤ محمد اسلم خان، راؤ محمد افضل رحمانی، راؤ محمد حسن، راؤ اجمل خان، راؤ سکندر اقبال، راؤ عاطف، راؤ محمد قیصر علی خان، راؤ محمد صفدر خان، راؤ محمد جلال علی خان، راؤ محمد طاہر علی خان، راؤ محمد محسن علی خان، راؤ جمیل اختر، راؤ خالد خان، راؤ فیاض خان، راؤ محمد ہاشم خان، راؤ محمد جمیل ہاشم خان، راؤ شفاعت علی خان چوہان، راؤ شبیر بلوخان

خاندان ضیاء الحق.....محمد ضیاء الحق، اعجاز الحق، انوار الحق

خاندان نون.....خالد ملک ٹوانہ، ملک عامر علی نون، ملک عدنان حیات نون ،ملک اکبر حیات نون، ملک امجد علی نون، ملک انور علی نون، ملک اسد علی نون، ملک اظہر حیات نون، ملک عطا نون، ملک فتح محمد نون، ملک صاحب خان نون، ملک احمد خان نون، ملک فیروز خان نون، ملک حامد علی نون، ملک حیات نون، ملک منظور حیات نون، ملک منور علی نون، ملک نور حیات نون، ملک سردار خان نون، ملک سلطان علی خان نون، ملک ظہور حیات خان نون

خاندان ملک اعوان.....محمد بوستان خان، محمد سرفراز خان، محمد اورنگزیب خان، محمد ریاض خان، محمد رضا خان، محمد خضر حیات خان، نوشین ریاض خان، شارخان، سیمی ریاض خان، محمد نادر خان، محمد مراد خان، محمد سکندر رضا خان، محمد اکبر رضا خان

خاندان لغاری.....نواب سر سردار محمد جمال خان لغاری، نواب سردار محمد خان لغاری، نواب محمد خان لغاری، سردار محمد افضل خان لغاری، بیگم عفیفہ، سردار فاروق احمد خان لغاری، سردار محمد جعفر خان لغاری، سردار ہارون عارف لغاری، سردار مقصود احمد خان لغاری، سردار منصور احمد خان لغاری، سردار رفیق احمد خان لغاری، سردار محمد جمال خان لغاری، اویس لغاری، سید احسان لغاری، سردار محمد یوسف خان لغاری، سردار محمد خان لغاری، سردار محسن خان لغاری، سردار نادر اکمل خان لغاری، سردار رفیق حیدر خان لغاری، سردار محمد اظہر خان لغاری، ڈاکٹر جاوید لغاری، ڈاکٹر عبدالرؤف لغاری

خاندان قاضی.....قاضی عبدالقیوم، قاضی محمد اکبر، قاضی عبدالمجید، قاضی عبدالقیوم، قاضی محمد اعظم، قاضی محمد حکیم احسان، فہمیدہ مرزا، قاضی اسد عابد، امینہ اشرف، ذوالفقار مرزا، پیر مظہر الحق، ماروی مظہر

خاندان زرداری..... حاکم علی زرداری، آصف علی زرداری، عذرہ پلیجو، فریال تالپور، بلاول بھٹو زرداری،

خاندان ٹوانہ..... ملک فتح خان ٹوانہ، ملک محمد شیر خان ٹوانہ، نواب سر کے بی ملک اللہ بخش ٹوانہ، ملک خدا بخش ٹوانہ، ملک انور ٹوانہ، ملک احسان اللہ ٹوانہ، خدا بخش ٹوانہ

خاندان چوہدری..... چوہدری اقبال، چوہدری اشرف، چوہدری ذکاء اشرف، چوہدری بخضر اقبال، چوہدری نامر اقبال، بیگم عشرت اشرف

خاندان قاضی آف چنیوٹ..... قاضی غلام شبیر، قاضی حسن صفدر، حسن علی، نواب قاضی غلام مرتضی

خاندان کالاباغ آف مانوالی..... نواب آف کالاباغ عامر محمد خان،

خاندان ملک آف چکوال ۔تلہ گنگ ۔خوشاب ۔اٹک..... سردار فیض خان فمن، سردار منصور حیات فمن، ایئر مارشل نور خان اعوان، جنرل ریٹائرڈ مجید ملک، ملک ظہور اعوان، ملک تنویر اسلم، کرنل ریٹائرڈ سلطان سرخرو اعوان، ملک کرم بخش اعوان، ملک بشیر اعوان، ملک عمر اسلم اعوان، ملک فہیم خان اعوان، سمیر الملک، ملک ریاض اعوان، ملک اسلم اعوان، ملک امین اسلم خان، ملک حکیم خان، شاہان ملک، سردار سکندر حیات خان، سردار شوکت حیات خان، غلام سرور خان، صادق خان، میجر طاہر صادق، انجم عقیل خان گولڑہ اعوان

خاندان جنجوعہ..... تہمینہ جنجوعہ، نواب طالب مہدی خان، راجہ محمد افضل خان، راجہ لہراسب خان، نواب زادہ اقبال مہدی خان، راجہ محمد اسد خان، راجہ محمد صفدر خان، راجہ محمد اختر خان، راجہ الیاس

اختر، راجہ محمد ظفر الحق، حافظ راجہ اعجاز محمود خان، راجہ محمد علی، راجہ احمد سلیم خان، راجہ محمد اشتیاق احمد جنجوعہ، راجہ سعید احمد، لفٹیننٹ کرنل محمد صادق، راجہ احمد علی

خاندان خواجہ..... خواجہ صفدر، خواجہ آصف ، منذبہ بالا رئیس خاندانوں کے ہاتھوں میں اقتدار کی ڈور رہی اور غریب عوام اپنے مسائل کے حل کی توقع ان سے کرتی رہی جن کا ان عوامی مسائل سے براہ راست کبھی تعلق نہیں رہا۔ان میں سے کچھ خاندان تو پاکستان بننے سے پہلے سے ہی انگریزوں کے ساتھ وفاداریاں نبھا کر" سر" کا خطاب سے نوازے جا چکے تھے۔انگریز تو چلا گیا مگر" سر" والے اور ان کے وارث آج بھی ہمارے سر پر سوار ہیں۔اب وقت آ گیا ہے کہ سر اٹھا کر جینے کے لیے ان کو مزید سروں پر نہ بٹھائیں۔ورنہ وہی ہوتا رہے گا جو آج تک یہ کرتے چلے آئے ہیں۔پاکستان کی کامیاب موروثی سیاست کی ایک بات مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہاں غداران غدار کا بیٹا پاکستان کا آخری گورنر جنرل اور پہلا صدر بن گیا تین قائد اعظم کی بہن ایک فوجی ڈکٹیٹر سے ہار گئیں۔

Designed by: Awais Saeed